علی (رضی اللہ عنہ) سے پوچھ کتنا عظیم ہے صدیق (رضی اللہ عنہ)

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

انجمن ضیاء طیبہ

علی سے پوچھ

مؤلف

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

پیشکش

انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم

سلسلہ اشاعت	:	58
نام کتاب	:	احیاء المیت بفضائل اہل البیت
مصنف	:	علامہ حافظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
صفحات	:	56 صفحات
تعداد	:	1000
سن اشاعت	:	دسمبر 2010
ناشر	:	ضیائی دارالاشاعت (انجمن ضیاء طیبہ)

.... ناشر ....

ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

پیش لفظ

انتساب

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

}.....اور.....{

امام العارفین ..... سلطان الکاملین ..... پیر طریقت ..... رہبر شریعت ..... سیدی وسندی ..... حضرت علامہ خواجہ غلام یٰسین شاہ جمالی علیہ الرحمہ

پیش گفتار

اللہ رب سیّدنا محمد صلّی علیہ وسلّما
نحن عباد سیّدنا محمد صلّی علیہ وسلّما

قارئین محترم ! خلیفۂ اول سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، اولیات، بلند درجات، فضل و کمالات اور دینی خدمات کے باعث ملت اسلامیہ کی عقیدتوں کا مرکز و محور ہیں، کلام الٰہی کی تحسینی و آفرینی نچھاور ہیں۔

ہماری کیا حیثیت؟ اور کیا بساط؟ کہ ہم انہیں خراج عقیدت پیش کریں،اور اگر یہ جسارت اور ہمت کر بھی لیں، تو کن لفظوں میں نذرانۂ عقیدت پیش کریں؟ کہ تمام لغات میں الفاظ و کلمات کی کثرت اور متنوّع ندرت کے باوجود، کاسۂ تکلم بھی خالی اور کشکول قلم بھی خالی، زباں گنگ اور قلم بھی خشک۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ..... عظیم ..... قد آور..... پیکر محبت .....ذات کو لغت میں محدود و محصور نہیں کیا جا سکتا۔ لغت میں اظہار کی قوت ہوتی ہے اور دنیا میں زبان و بیان کی ندرت کے ذریعے اُسی ذات کو بیان کیا جا سکتا ہے۔ جو طالب دنیا ہو، جو اپنے دامن میں دنیا سمیٹنا چاہتا ہو۔ طالب دنیا کی متجسس بصارت میں طمع دنیا کا سرمہ لگا ہوتا ہے اور جس کی بصارت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی چمک

ودمک سے ضیاء پاش ہو، تو پھر کیوں سفلی بود وباش ہو؟ جس کی آنکھوں میں ہمہ وقت مظہر خدا کا نظارہ ہو..... اور وہ خود سراپا محبت کا استعارہ ہو..... جس نے عشق میں گھر بار سب نثارا ہو.....اور جس کی رضا کی طلب میں اللہ تعالیٰ نے پکارا ہو.....ہاں.....ہاں.....جی ہاں.....ابو بکر رضی اللہ عنہ ایسے ہی ہیں، جو سوچتے ہیں، قسمت بنادی جاتی ہے، جو بولتے ہیں، تو نصیب بنتا ہے، جو عمل کرتے ہیں تو مقدر تشکیل پاجاتا ہے۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اُمّتی ہیں اور اُمت کے تمام شعبہ جات وجہات میں اولیت کا تاج انہی کے سر ہے، اوّلیت اولیات میں سے یہ امر بھی اول واولیٰ ہے کہ "نظام اسلام" کے فرائض وواجبات کے اعلان ونفاذ سے پہلے "ادائیگی کا سہرا" حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کے سر ہے۔اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے اپنی دوستی ورفاقت کے لئے منتخب فرمایا، اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اسی ابو بکر کے عہد طفولیت سے ہی مثالی واسلامی شخصیت کی تعمیر ایسی فرمائی کہ:

فرضیت نماز سے قبل ...... نماز ادا کرنے والے ..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرضیت زکوٰۃ سے قبل ..... زکوٰۃ ادا کرنے والے..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرضیت روزہ سے قبل ..... روزہ رکھنے والے ..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرضیت امر بالمعروف سے قبل..... تبلیغ کرنیوالے..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرضیت جہاد سے قبل ..... جہاد ادا کرنے والے ..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

اور یہ بھی شان اوّلیت ہی ہے

حکمِ حرام سے قبل ..... شراب سے بچنے والے ..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حکمِ حرام سے قبل..... زنا سے بچنے والے ..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حکمِ حرام سے قبل..... ظلم سے بچنے والے ..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حکمِ حرام سے قبل..... کذب سے بچنے والے..... ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے "ایمان" اور ماضی وحال و مستقبل کی مجموعی ملت اسلامیہ کے ایمان کا تناسب یہ ہے کہ اگر ہم فرض کریں کہ ہجری تقویم کی پہلی صدی کے اختتام تک ملت اسلامیہ کی آبادی 50 کروڑ تھی یہ ممکن ہے اس لئے کہ بنوامیہ کے خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کے دور خلافت کا رقبہ جغرافیۂ عالم کے 40 فیصد کے مساوی تھا، اس شرح کی مناسبت سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ پیدائش کے اضافہ اور اموات سے کمی کے باعث اور تبلیغ اسلام کے نتیجے میں اقوام عالم میں سے جوق در جوق قبول اسلام کی وجہ سے ملت اسلامیہ کی آبادی، صدی بہ صدی بڑھتی رہی ہے جبکہ عددی اعتبار سے یہ شرح سامنے آتی ہے کہ پہلی صدی کے اختتام پر 50 کروڑ، ہر صدی میں اضافہ 7 کروڑ

تیرہ صدیوں میں اضافہ 91 کروڑ

اور آج پندرھویں صدی کے ربع اول تک ایک ارب چالیس کروڑ مسلمان کل جغرافیۂ عالم میں آباد ہیں۔ ان تمام مسلمانوں کے ایمان کے مقابلہ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان وزنی ہے۔ یعنی ہر صدی میں مسلمانوں کے ایمان سے وزنی وبھاری ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان ہے۔ ایمان کے ضمن میں فراست، تدبر، عقل وشعور اور معاملہ فہمی، ان تمام شعبوں میں بھی حضرت

سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کل ملت اسلامیہ کی مجموعی ذہانت، فراست اور عقل و شعور سے بڑھ کر ہیں، گویا اللہ تعالیٰ کی نشانی ہیں۔

قارئین محترم! اس اجمال کی تفصیلی طوالت رقم کرنے کے بجائے صرف اتنا عرض کرنے پر اکتفاء چاہتا ہوں کہ واقعۂ ہجرت کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں آباد یہودیوں کے تین بڑے بڑے قبائل سے باوقار و خوشگوار معاملات استوار کرنے کے لئے اختیار دیا ہے اور سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مضمون تحریر کیا جو فقط ایک ورق پر مشتمل "میثاق مدینہ" سے معروف ہے۔ اس معاہدہ پر یہودیوں کے تینوں قبائل کے سرداروں اور پیارے آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دستخط فرمائے۔ اسی معاہدے کی بعض دفعات کی خلاف ورزی کرنے کے نتائج میں پانچ برسوں کی قلیل مدت میں تینوں قبائل یہود، مدینۃ المنورہ سے جلاوطن کر دیئے گئے اور مدینۃ المنورہ یہود کی ریشہ دوانیوں سے ہمیشہ کے لئے پاک وصاف ہو گیا جبکہ یہ یہودی قبائل گزشتہ دس صدیوں سے یہاں آباد تھے۔

اللہ اللہ کیا تھا؟ کلک صدّیق کا وقار

آج ڈیڑھ ارب کی ملت اسلامیہ کے دانشوروں، حکمرانوں، مفکروں، صحافیوں اور فہیموں کی کثرت نیز ان کی تنظیمات کی کثرت، اسلامی سربراہ کانفرنس، عرب لیگ، اسلامی وزرائے خارجہ کانفرنس، رابطۃ العالم الاسلامی، موتمر عالم اسلامی، مسلم رائٹرز آرگنائزیشن، مسلم ہینڈز، ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشن، ورلڈ اسلامک مشن، انٹرنیشنل مسلمز کونسل، دی اسلامک سپریم کونسل آف امریکہ، فلسطین بریشن آرگنائزیشن، حماس، الفتح وغیرہ وغیرہ کے

ہوتے ہوئے یہودی گزشتہ ساٹھ برسوں سے مسلم جغرافیہ فلسطین پر قابض ہیں اور انکے خلاف اقوام متحدہ (UNO) میں بھی پیش کی جانے والی قرار دادوں کی فائلیں اس قدر کثرت سے ہیں کہ ان اوراق کا ڈھیر "ماؤنٹ ایوریسٹ" کی چوٹی کے برابر ہونے کا قیاس غلط نہوگا اور اگر پھیلا دیا جائے تو کراچی سے اسرائیل کے مرکز تل ابیب تک کا علاقہ کاغذوں کی سڑک کی صورت اختیار کر جائے۔ لہٰذا مجھے کہنے دیجئے کہ:

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایمان ....
اربوں مسلمانوں کے ایمان سے اعلیٰ
ابو بکر رضی اللہ عنہ کا شعور ....
اربوں مسلمانوں کے شعور سے اعلیٰ
ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وجدان ....
اربوں مسلمانوں کے وجدان سے اعلیٰ
ابو بکر رضی اللہ عنہ کا فہم ....
اربوں مسلمانوں کے فہم سے اعلیٰ
ابو بکر رضی اللہ عنہ کا قلم ....
اربوں مسلمانوں کے قلم سے اعلیٰ

سبحان اللہ.......... سبحان اللہ.......... سبحان اللہ

فاضل جلیل مفتی اہلسنّت حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد اکرام المحسن فیضی مدظلہٗ العالی نے سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب اور محامد و مراتب کا ایسا گلدستہ ترتیب دیا ہے جسکے ہر پھول اور کلیوں کو انہوں " علی

مرتضیٰ" کے لبِ رنگیں وشیریں کی نچھاور سے چُناہے۔ فقیر راقم کی دعا ہے کہ اللہ اس رسالہ کو قبول عامہ عطا فرمائے اور اسے انجمن ضیائے طیبہ کے تمام اراکین کے لئے ذریعہ مغفرت بنائے۔ آمین

سگ درگاہ مفتی اعظم

خادم العلماء احقر نسیم احمد صدیقی نوری غفرلہٗ

خادم (انجمن ضیاء طیبہ)

س

جو تنگ ذہن ہو یہ اس کے بس کی بات نہیں

علی رضی اللہ عنہ سے پوچھ کتنا عظیم تھا صدیق رضی اللہ عنہ

الحمد للہ العلی الاعلیٰ والصلوٰۃ والسلام علی النبی المصطفیٰ الذی من کان نبیا وآدم بین الطین والماء وعلیٰ الہٖ وصحبہ الذین عزروا حبیب المجتبیٰ لاسیما علی الصدیق والمرتضیٰ الذی لمن قال اللہ فی شانہ وسیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی وعلی اولیاء امتہ وعلماء ملتہ لاسیما علی الامام الاعظم والغوث الاعظم وسلطان الھند والامام احمد رضا امابعد!

سایہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مایہ اصطفا

عزوناز خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل

ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین سید المتقین

چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

درس گاہ نبوت کے پہلے طالب علم حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت واولیت پر ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ متفق ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لووزن ایمان ابی بکر بایمان الناس لرجح ایمان ابی بکر

یعنیا گرابو بکر کے ایمان اور باقی تمام لوگوں کے ایمان کا وزن کیا جائے تو اکیلے ابو بکر کے ایمان کا وزن سب پر بھاری ہو گا۔(اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی ج ا، ص ۳۲۳، ۷ ص ۵۷۲، المغنی عن حمل الاسفار للعراقی ج ا، ص ۵۲، الکامل لابن عدی ج ۴، ص ۱۵۱۸، الدرر المنتشرہ فی الاحادیث المشتہرۃ للسیوطی ص ۱۳۳، بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف ج ۶، ص ۷۸۸، طبع دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

اوران کے ایمان کے وزن کی زیادتی کا سبب ان کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تعظیم وتوقیر مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ایک مرتبہ نماز پڑھاتے ہوئے جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے محسوس فرمایا کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام دوران نماز مسجد میں تشریف لائے ہیں تو مصلیٰ سے پیچھے ہٹ گئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہاتھ کے اشارے سے مصلیٰ پر ہی رہنے کا فرمایا مگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ آئے بعد نماز عالم ماکان ومایکون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سبب دریافت فرمایا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

ماکان لابن ابی قحافۃ ان یقدم بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ حضور کو پیٹھ کرکے نماز پڑھائے۔(بخاری شریف ج ۱، ص ۲۴۲ رقم: ۶۵۲)

اور جب سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تین پسندیدہ چیزوں کا ذکر فرمایا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی تین چیزوں کو پسند فرمایا۔ جس میں پہلی چیز ذکر فرمائی:

النظر الی وجہک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میری نظر ہو آپ کا چہرۂ انور ہو۔

اسی وجہ سے حدیث شریف میں آیا:

لا بکثرۃ الصلوٰۃ ولا بکثرۃ الصیام ولکن بشی وقر فی صدرہ

کہ صدیق کو تم لوگوں پر فضیلت اس کے کثرت صوم وصلوٰۃ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس دل میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو سمندر موجیں مار رہا ہے اس وجہ سے ہے۔

حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے شان وفضائل کا یہ مختصر مجموعہ احادیث نبوی بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ ور احادیث مرتضوی پر مشتمل ہے۔

۱} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل (علیہ السلام) میری خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے پوچھا میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا جبریل نے جواب دیا ابو بکر اور وہ آپ کے بعد آپ کی امت کے والی ہیں اور آپ کے بعد سب سے افضل

ہیں۔(کنزالعمال جزء ۱۱، ص ۲۵۱، طبع دارالکتب العلمیہ بیروت، مسند الفردوس رقم (۱۶۳۱) ج ۱، ص ۴۰۴)

۲} حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سالت اللّٰہ ان یقدمک ثلاثا فابی علی الا تقدیم ابی بکر میں نے اللہ تعالیٰ سے آپ کو مقدم کرنے کے لئے تین بار دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے ابو بکر کو مقدم کرنے کے سوا کسی بات کو قبول نہ فرمایا۔(کنزالعمال جزء ۱۱، ص ۲۵۵، طبع دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، الصواعق المحرقہ ص ۳۵،۳۶ طبع مکتبہ مجیدیہ ملتان)

۳} حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا رحم اللہ ابا بکر روجنی ابنتہ و حملنی الی دارالھجرۃ واعتق بلالا من مالہ وما نفعنی مال فی الاسلام ما نفعنی مال ابی بکر اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میری زوجیت میں دی اور مجھے سوار کرا کے دارالھجرت لے گئے اور اسلام میں ابو بکر کے مال نے جو مجھے فائدہ دیا کسی اور کے مال نے نہیں دیا۔(الصواعق المحرقہ ص ۷۱، طبع مکتبہ مجیدیہ ملتان، جامع ترمذی، ج ۵، ص ۶۳۳، رقم (۳۷۱۴))

۴} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یوم بدر حضور ﷺ نے فرمایا مع احد کما جبریل ومع الآخر

میکائیل یعنی تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل علیہ السلام اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہے۔(الصواعق المحرقہ ص ۷۶ طبع مکتبہ مجیدیہ ملتان)

۵} حضرت علی، حضرت انس، حضرت جابر اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیدا کہول اھل الجنۃ من الاولین والآخرین الاالنبیین والمرسلین لا تخبرھما یا علی یعنی ابا بکر و عمر یعنی انبیاء اور مرسلین کے علاوہ ابو بکر اور عمر اولین اور آخرین اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں اے علی آپ ان کو خبر نہ دینا۔(الصواعق المحرقہ ص ۷۷، ۷۸ طبع مکتبہ مجیدیہ ملتان، کنزالعمال جز ۱۱ ص ۲۵۷ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت)

۶} حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خیر امتی بعدی ابو بکر و عمر میرے بعد میری امت کے بہترین آدمی ابو بکر و عمر ہیں۔(الصواعق المحرقہ ص ۷۸ طبع مکتبہ مجیدیہ ملتان)

۷} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا ابا بکر ان اللہ اعطانی ثواب من آمن بی منذ خلق آدم الی ان بعثنی وان اللہ تعالیٰ اعطاک یا ابا بکر ثواب من آمن بی منذ بعثنی الی یوم القیامۃ اے ابو بکر! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر

میرے مبعوث ہونے تک جو مجھ پر ایمان لایا اس کا ثواب عطا فرمایا اور ابو بکر آپ کو میرے مبعوث ہونے سے لیکر قیامت تک جو مجھ پر ایمان لائے گا اس کا ثواب عطا فرمایا۔ (کنز العمال ۸ جزء ۱۱ ص ۲۵۶ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

۸} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماولد فی الاسلام مولود ازکی ولا اطہر ولا افضل من ابی بکر و عمر، جو بچہ بھی اسلام میں پیدا ہوا وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہم سے زیادہ پاک اور افضل نہیں۔ (کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۶۹ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

۹} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم ابو بکر کو والی بناؤ گے تو تم انہیں دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والا اور آخرت میں رغبت رکھنے والا پاؤ گے اور اگر عمر رضی اللہ عنہ کو والی بناؤ گے تو انہیں ایسا قوی اور امین پاؤ گے جسے اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اپنی گرفت میں نہیں لے سکتی اور اگر تم علی کو والی بناؤ گے تو انہیں ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔ (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۷۳ رقم (۴۴۳۴) مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۸ رقم (۸۵۹) مسند بزار ج ۳ ص ۳۳ رقم (۷۸۳))

۱۰} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں فرمایا اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ

میں ابو بکر کو وزیر، عمر کو مُشیر، عثمان کو سہارا اور تجھے اپنا مدد گار بناؤں، پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم چاروں کے متعلق اُم الکتاب میں وعدہ لیا ہے کہ تُم سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور تم سے بغض نہیں رکھے گا مگر فاجر، تم میری نبوت کے خلفاء ہو میرے ذمہ کی بیعت لینے والے ہو اور میری اُمت پر حجت ہو، میری اُمت کے لوگ نہ تم سے مقاطعہ کریں نہ تم سے مُنہ پھیریں اور نہ تمہاری نافرمانی کریں۔

اِس روایت کی تخریج ابن سمان نے موافق میں کی
اور اِسے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دُوسرے طریق پر بھی روایت کیا۔(الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص ۸۶)

۱۱} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب ورفیق عطا فرمائے گئے۔ یا فرمایا رقباء عطا فرمائے گئے اور مجھے چودہ (۱۴) عطا فرمائے گئے ہیں۔ ہم نے کہا! وُہ کون ہیں؟
حضرت علی نے فرمایا ! میں، میرے بیٹے، جعفر، حمزہ، ابو بکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمّار اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم،

اس کی تخریج ترمذی نے کی، اور تمام رازی نے فوائد میں ان لفظوں کے ساتھ نقل کیا۔(الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص ۷۳)

۱۲} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ ابو بکر رضی اللہ عنہ پر رحمت کرے، اُس نے اپنی بیٹی کو میری زوجیت میں دیا، اور مُجھے دارِ ہجرت تک لیکر آیا اور غار میں میرا ساتھی بنا اور اپنے مال سے اِس نے بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کروایا۔

اللہ عمر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے وہ حق کہتا ہے اگرچہ تلخ ہو، اُس نے اپنا حق اور اپنا پیارا مال چھوڑ دیا۔

اللہ تعالیٰ عثمان رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، اُس سے ملائکہ حیاء کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ علی رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، الٰہی! جدھر وہ جائے اُس طرف حق کو پھیر دے۔

اس روایت کی تخریج ترمذی نے اور خلعی اور ابنِ سمان نے کی۔ (الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص۸۷)

۱۳} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر تین سو ستر خصائل پر مشتمل ہے جب اللہ تعالیٰ کسی سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے ان میں سے کوئی ایک خصلت عطا فرمادیتا ہے جس کے ساتھ اُسے جنت میں داخل فرماتا ہے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہنے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس میں سے کوئی چیز مجھ میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ہاں آپ میں سب جمع ہیں۔

اس روایت کی تخریج صاحبِ فضائل نے کی اور ابنِ بہلول نے سلمان بن یسار سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایت بیان کی۔ (الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص ۳۱۸)

☆.....☆.....☆

شان صدیق رضی اللہ عنہ بزبان مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۱} حضرت حارث سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرماتے ہوئے سُنا اول من اسلم من الرجال ابو بکر مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر ایمان لائے۔(کنز العمال جزء ۱۲، ص ۲۳۰، رقم (۳۵۶۶۴) طبع دارالکتب العلمیہ بیروت)

۲} حضرت علی رضی اللہ عنہنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے حضرت ابو بکر کا نام صدیق رکھا۔(کنز العمال جزء ۱۲، ص ۲۲۴، رقم (۳۵۶۲۷) طبع دارالکتب العلمیہ بیروت)

۳} حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا انی لا ستحی من ربی ان اخالف ابا بکر یعنی میں اپنے رب سے شرم کرتا ہوں کہ ابو بکر کی مخالفت کروں۔(کنز العمال جزء ۱۲، ص ۲۲۴، رقم (۳۵۶۲۹) طبع دارالکتب العلمیہ بیروت)